

بمقد حقون محفوظ ہیں

جدید  
تعارف و جموں و کشمیر

برائے

اقاؤہ طلبائے جماعت سوئم پرائمری

---

فیر و سنو



# فہرست مضامین جغرافیہ ریاست جموں و کشمیر

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	اصطلاحات جغرافیہ	۱ تا ۳
۲	ریاست جموں و کشمیر وغیرہ	۳ تا ۴
۳	طبعی اور انتظامی تقسیم	۴ تا ۵
۴	صوبہ جموں	۶ تا ۱۰
۵	وزارت جموں	۱۰ تا ۱۱
۶	وزارت کھلوہ	۱۲
۷	وزارت اودھم پور	۱۲ تا ۱۴
۸	وزارت ریاسی	۱۴ تا ۱۵
۹	وزارت میر پور	۱۶
۱۰	علاقہ جات ماتحت	۱۶ تا ۱۸
۱۱	صوبہ کشمیر	۱۸ تا ۲۲
۱۲	وزارت خاص یا سری نگر	۲۵ تا ۲۸
۱۳	وزارت بارہ موٹا	۲۸ تا ۳۰
۱۴	وزارت منظر آباد	۳۰ تا ۳۲
۱۵	علاقہ جات آئروئے کوہ ہمالیہ	۳۲ تا ۳۳
۱۶	صوبہ لداخ	۳۳ تا ۳۶
۱۷	صوبہ جگلگت	۳۹ تا ۴۰
۱۸	شہر پہاڑ - درے گلشیر جھیلیں - چٹے - دریا وغیرہ	۴۱ تا ۴۲
۱۹	صوبہ وار تقسیم اضلاع و تحصیلات	۴۶ تا ۴۸
۲۰	علاقہ جات ماتحت	۴۸ تا ۴۹
	خاکہ ریاست جموں و کشمیر	۵۰

# جغرافیہ ریاست جموں و کشمیر

## اصطلاحات جغرافیہ

عزیز پور ۱ تم دوسری جماعت میں طرفوں کی پہچان اور جغرافیہ کی اصطلاحیں پڑھ چکے ہو۔ اب ان سے کام لینے کا وقت ہے۔ کیونکہ تمہارے ملک میں گھاؤں تحصیلیں - ضلع - صدر مقام - پہاڑ - وادی - گلشیر - سلسلہ کوہ - منبع - نالے - دریا اور جھیلیں - غرضیکہ سب کچھ موجود ہے۔ پس انہیں ایک دفعہ پھر خوب ذہن نشین کر لو۔

حشکی کی اصطلاحیں تم جانتے ہو کہ جو سیاٹ اور ہموار زمین ہو۔ اُسے میدان کہا جاتا ہے اور پتھری یا ناہموار زمین پر مٹی یا پتھروں کا جو ٹیلہ سا نظر آتا ہے۔ اسے پہاڑ کہتے ہیں۔ جب یہ ٹیلے لگا تار ایک دوسرے سے ملتے جلتے دور تک چلے جائیں۔ تو انہیں سلسلہ کوہ کہتے ہیں۔ ایسا ہی بلند پہاڑوں کے اوپر جو تنگ راستہ ایک سے دوسرے پہاڑ کو جاتا



ہو اُس کو درہ کہا جاتا ہے۔ جہاں کہیں دائیں یا بائیں پہاڑوں کا سلسلہ اور درمیان میں کوئی وسیع میدان دور تک چلا جائے۔ اُس میدان کو وادی یا ویلی کہتے ہیں۔ جیسے وادی کشمیر۔ اور پہاڑوں کے اوپر جہاں ایسے میدان واقع ہوں جو ہمیشہ برف سے ڈھکے رہیں۔ انہیں گلیشیر کہا جاتا ہے۔

پانی کی اصطلاحیں  
پانی زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ تمہارے گاؤں کے آس پاس بھی کوئی نالہ ضرور بہتا ہوگا۔ پس جہاں سے اس نالے کا پانی نکلتا ہے۔ اُسے منبع کہتے ہیں۔ اب اگر یہ نالہ چوڑا ہے۔ اور دور تک چلا گیا ہے۔ تو یہی دریا کہلائیکا۔ لیکن اگر یہ صرف تھوڑی دور جا کر کسی اور بڑے بہتے ہوئے پانی میں مل گیا ہے۔ تو اُس کو معاون دریا۔ اور جس بہتے پانی میں جا کر ملا ہے۔ اُس کو دریا کہینگے۔ اسی طرح جس جگہ دو دریا آکر ملتے ہوں۔ اُس مقام کو سنگم یا اتصال کہتے ہیں۔ اور پھر جہاں سب دریاؤں کا پانی جا گرتا ہے۔ اُسے سمندر کہا جاتا ہے۔ جس جگہ سمندر میں دریا جا گرتا ہے۔ اُسے وہاں کہتے ہیں۔ جھیل اُس بہت سے پانی کے قطعہ کو کہا جاتا ہے۔ جس کے چاروں طرف من ہو۔ اور بیچ میں کوسوں تک پانی چلا گیا۔

## ریاست جموں و کشمیر وغیرہ

دست ملک اور حدود اربعہ  
مغربی پاکستان کے شمال مشرق میں جو وسیع علاقہ واقع ہے۔ وہ ریاست جموں و کشمیر کہلاتا ہے۔ اس ملک کے شمال میں کوہ کیون رن کوہ قراقرم اور ترکستان واقع ہیں۔ جنوب میں مغربی پنجاب کے اضلاع۔ مشرق میں چینی تبت اور مغرب میں کوہ ہند کش اور صوبہ سرحد وغیرہ۔

رقبہ  
ریاست کے آئینی ملک کا رقبہ اڑسٹھ ہزار مربع میل کے قریب ہے۔ لیکن غیر آئینی ملک یعنی لداخ و گلگت وغیرہ کو بھی شامل کیا جائے۔ تو کل رقبہ اکیاسی ہزار مربع میل کے قریب ہو جاتا ہے۔

آبادی  
کل ریاست میں تینتیس لاکھ آدمیوں کی آبادی ہے۔ اس میں زیادہ تر مسلمان پھر ہندو اور ان کے بدھ مذہب کے لوگ شامل ہیں۔ یعنی چھیاسٹھ فی صدی مسلمانوں کی اور چونتیس فی صدی ہندو و بدھ مذہب وغیرہ کی آبادی ہے۔

باشندے  
عام طور طاقت ور محنتی اور تھوڑے سے تفاوت کے ساتھ خوش شکل اور سفید رنگ

جموں و کشمیر



کے ہوتے ہیں \* پیشے پیشے کے لحاظ سے ۵۷ فیصدی باشندے  
کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ۴۵ فی صدی صنعت و  
حرفت اور ملازمت پیشہ وغیرہ اشخاص ہیں \*  
اب ہر ایک صوبے کی الگ الگ کیفیت  
بیان کی جاتی ہے \*

## طبعی اور انتظامی تقسیم

ہر ایک ملک کی دو تقسیمیں ہوا کرتی ہیں۔  
ایک طبعی تقسیم جو قدرتی طور پر اس کو دوسرے  
حصوں سے الگ کرتی ہو۔ دوسری انتظامی تقسیم  
یعنی وہ تقسیم جو حکومت نے انتظام کی غرض سے  
مقرر کی ہو۔ یہ بھی اکثر طبعی تقسیم کے ہی مطابق  
ہوا کرتی ہے \*

ریاست جموں و کشمیر کو طبعی طور پر تین حصوں  
میں تقسیم کیا گیا ہے \*

۱۔ علاقہ جات پہاڑ۔ اس میں تمام وہ علاقے  
شامل ہیں۔ جو کوہ ہمالیہ کے بڑے سلسلے کے  
جنوب اور مغربی پنجاب کے شمال میں دور تک  
پھیلے ہوئے ہیں۔ انتظامی طور پر یہ تمام

علاقے صوبہ جموں میں شامل ہو کر ایک گورنر  
یا حاکم اعلیٰ کے ماتحت ہیں۔ جن میں پانچ  
ضلع ہیں \*

۲۔ کوہ ہمالیہ کے درمیانی علاقہ جات۔  
کوہ ہمالیہ کے بڑے سلسلے کے درمیان جس  
قدر علاقہ ہے۔ وہ کشمیر کہلاتا ہے۔ اس کے  
بھی دو حصے ہیں۔ ایک وادی کشمیر جس میں  
سات تحصیلیں اور تین ضلع ہیں۔ دوسرا پہاڑی  
علاقہ تلیل و گزیر کے نام سے موسوم ہے۔  
یہ دونوں قطعات ایک ہی گورنر کے ماتحت  
ہیں \*

۳۔ ہمالیہ پار کے علاقہ جات یعنی  
جو ملک کوہ ہمالیہ سے پار کوہ قراقرم و ہندو  
کش تک چلا گیا ہے۔ اُس کے بھی اندرونی تقسیم  
میں دو حصے ہو گئے ہیں۔ جن میں لداخ اور  
مگلٹ کے دو صوبے ہیں۔ اور ان میں ریاست  
کی طرف سے وزیران وزارت با اختیار گورنری  
مقرر ہیں \*



# (الف) صوبہ جموں

کوہ ہمالیہ کے بڑے سلسلے سے نیچے جو لے  
شمار مشرق پہاڑوں اور میدانوں کا سلسلہ چلا گیا  
ہے۔ وہ سب صوبہ جموں میں شامل ہے۔ یعنی  
(۱) جموں یا ڈوگریہ (۲) کشنوار (۳) بھدرہ واہ (۴)  
(۴) جھیال (۵) جسکار وغیرہ۔ علاقہ پونچھ بھی ہمالیہ کے  
اس رخ ہونے کی وجہ سے اگرچہ صوبہ جموں میں  
شامل ہے۔ مگر کشمیر کے نزدیک ہونے کے  
باعث کشمیر میں گنا جاتا ہے۔

ان علاقہ جات میں جس قدر اضلاع مغربی پنجاب کے  
متصل واقع ہوئے ہیں۔ مثلاً جموں۔ جھیال وچین  
اور جسکار کے پہاڑ۔ ان کی آب و ہوا مغربی پنجاب سے  
کسی قدر سرد ہے۔ اور جو علاقہ جات سلسلہ کوہ  
ہمالیہ کے قریب مثل کشنوار اور پونچھ کے ہیں۔ ان  
کی آب و ہوا کشمیر سے دوسرے درجہ پر سمجھنی چاہئے۔  
عام طور پر اس تمام قطعہ ملک میں برف نہیں  
گرتی۔ اور اگر گرتی ہے تو بہت کم۔

موسم مغربی پنجاب کی طرح سردی۔ گرمی اور برسات تین  
موسم ہیں۔ برسات میں بارش عموماً پنجاب سے کسی قدر

زیادہ ہوتی ہے۔ اور لوگ ٹیلوں کے سروں۔ دھوان  
درمیانی میدانوں اور دریاؤں کے کناروں پر زراعت  
کرتے ہیں۔

زرعی پیداوار میں گہوں۔ جو۔ کئی۔ باجرہ۔ چاول وغیرہ  
ترکاریوں میں لوکی۔ کدو۔ گوبھی۔ بھنڈی۔ آلو۔ اورک۔  
بینگن وغیرہ۔ اور بعض جگہ ہدی بھی ہوتی ہے۔  
میوہ جات سے جنوبی اطراف میں جامن امرود۔ فالسہ  
نارنگی۔ کیلہ۔ کھٹے۔ میٹھے۔ لیموں۔ کٹا یا پونڈا اور شمالی  
حصہ میں سیب۔ ناشپاتی۔ اخروٹ۔ خوبانی یا خرماتی۔  
دالک یعنی انور۔ بہی۔ شفتالو۔ اور گچھیوں کی کثرت ہوتی  
ہے۔ درختوں میں بیر۔ کیکر۔ ببول۔ چیر۔ پیل۔ بڑیا  
برگد بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بالخصوص چیر کے بلند  
درختوں کے گھنے گھنے جنگل کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور علاقہ گندی  
دواہن کوہ میں بانس بھی پیدا ہوتا ہے۔ آبادی عموماً  
ہندی۔ نالوں اور چشموں کے کناروں پر ہے۔ مگر جس طرف  
نکل جاؤ۔ کوئی نہ کوئی جھونپڑی ضرور نظر آ جاتی ہے۔  
دیہات مختلف طریقوں پر آباد ہیں۔ کہیں تو دس بیس  
گھر اکٹھے اور کہیں دو ڈیڑھ میل میں تقریباً تھوڑے  
تھوڑے فاصلے پر الگ الگ ایک ایک دو دو  
گھروں کی آبادی۔ مگر اس تمام دو ڈیڑھ میل کے علاقہ  
کو ایک ہی گاؤں سے موسوم کرتے ہیں۔



جافروں میں شیر تو کم ہے۔ بھیرٹے۔ چیتے۔ ریچھ  
خرگوش اور بند وغیرہ بکثرت اور سانپ۔ بچھو۔ گرگٹ  
نیولا وغیرہ عام پائے جاتے ہیں۔ پو پچھ اور  
کشتواڑ کی طرح جو علاقے کو ہمالیہ کے متصل ہیں  
وہاں تو چیتے اور ریچھ بہت ہیں۔ مگر جموں کے علاقہ  
میں نیل گائے کی اتنی کثرت ہے۔ کہ بعض اوقات  
ان کے غول آبادی تک بھی آ سکتے ہیں۔ سوڑ تمام  
علاقہ میں بکثرت ہیں۔ بلکہ کھیتوں کو نقصان بھی  
پہنچاتے ہیں۔

باشندے عموماً طاقتور اور محنتی ہیں۔ جن کی زبانوں  
میں کچھ کچھ فاصلے پر فرق ہوتا چلا گیا ہے۔ اقوام کی  
بڑی تقسیم میں کشمیری۔ ڈوگرے اور پنجابی آباد ہیں۔  
ذہیر آباد جموں ریوے اسی صوبہ میں سوچیت گڈھ  
(سرحد) سے جموں تک جاری ہے۔ جموں سے سری نگر  
(کشمیر) تک بانہال وغیرہ کی راہ تانگہ۔ موٹر اور لاری  
کی سڑک بھی موجود ہے۔ باقی راستے عموماً دشوار گزار  
اور پہاڑی ہیں۔ مگر صرف کشمیر سے ہر ایک علاقہ  
میں جا بجا چلی پئی سڑکیں اور پل بنے ہوئے ہیں  
جن سے آنے جانے والوں اور تجارتی گروہ کو  
امداد ملتی ہے۔ لوہے۔ کوئلے اور نیلم کی کانیں  
بھی موجود ہیں۔ مگر ابھی تک ان سے فائدہ نہیں اٹھایا

گیا۔ اس صوبہ کو عموماً دریائے توی۔ جہلم اور چناب  
کی شاخیں سیراب کرتی ہیں۔  
انتظامی تقسیم اس صوبے کا صدر مقام جموں ہے۔  
تمام بڑے اہلکار اپنے دفاتر سمیت یہیں رہتے  
ہیں۔ شہر جموں کی آبادی بیٹیس ہزار آدمیوں کی ہے  
تقریباً پونے پانچ ہزار سال ہوئے کہ راجہ جامہو  
لوچن نے یہ شہر آباد کیا تھا۔ یہ پُر رونق شہر  
ایک پہاڑی پر آباد ہے۔ جس کے نیچے شمال اور  
مشرق کی طرف دریائے توی بہتا ہے۔ جو آگے  
جا کر دریائے چناب میں شامل ہو جاتا ہے۔ جموں  
کے شہر میں ڈوگرہ مہاراجہ کے عالی شان محلات۔  
کچھریوں اور دفاتر کی لائق دید عمارات کے علاوہ  
بڑے بڑے وسیع اور بلند مندر بھی موجود ہیں۔  
اس کے علاوہ راجہ امر سنگھ کا بنوایا ہوا محل رام نگر  
عجائب گھر۔ بجلی گھر۔ قلعہ باہو۔ پرنس آف ویٹر  
کالج اور کارخانہ ابریشم وغیرہ کی عمارتیں قابل دید  
ہیں۔ جموں سے تین کیل پر ایک فوجی چھاؤنی  
جموں چھاؤنی کے نام سے مشہور ہے۔  
جہاں ریاستی فوج کی بارکوں کے علاوہ ایک پُر  
فضا باغ اور کوٹھی موجود ہے۔  
اکھنور سے رنہیر نر د جو دریائے چناب سے



بھٹی ہوئی شہر جموں کے قریب سے تحصیل رنیر سنگھ پورہ میں پٹی گئی ہے ( کے کنارے پر مٹی کا لایع دید کارخانہ ہے - اسی بجی کے ذریعے کارخانہ ابریشم اور دائر و رکس کے اجن پتے ہیں - اور شہر میں روشنی بھی ہوتی ہے - صوبہ جموں کے پانچ ضلعے ہیں - جموں - کٹھواہہ اور ہم پور - ریاسی اور ہیر پور - جن میں سے ہر ایک میں ایک وزیر وزارت یا ڈپٹی کمشنر رہتا ہے - اور ان سب کے افسر یعنی گورنر کا دفتر جموں میں ہے +

## ضلع یا وزارت جموں

ضلع جموں میں جموں خاص - ہری رنیر سنگھ پورہ - اکھنور اور سانہ چار تحصیلیں ہیں + ایک گڑ شالہ تحصیل جموں میں ناگ بنی ایک گڑ شالہ ہے - اور قصبہ کاہنی چک میں ہر سال جھڑی کا میلہ بڑی رونق سے ہوتا ہے - نیز منڈی مولشیان میں ریاست کی طرف سے بڑے بڑے انعامات دیئے جاتے ہیں - سروین سر کی دلفریب تحصیل بھی اسی تحصیل میں ہے - جس کے

کناروں پر آم - کھجور وغیرہ کے درخت ہیں - اور جھیل کے درمیان ایک قطعہ ٹھکی کا بطور لپوہ کے ہے +

سری رنیر سنگھ پورہ یہ قصبہ ریلوے سٹیشن پر آباد ہے - اس کو نیا شہر بھی کہتے ہیں - اسے ہمارا جہ رنیر سنگھ نے آباد کیا تھا - اس تحصیل کا سارا علاقہ تقریباً میدانی ہے +

سانہ اس میں فرشی چیمٹیں بنتی ہیں - اور اسی مناسبت سے لوگ اسے چیمٹانوالہ شہر بھی کہتے ہیں - پر منڈل اور اشربہتی ہندوؤں کے دو مشہور تیرتھ اور مانسر کی جھیل بھی اسی تحصیل میں واقع ہے - جھیل مانسر کے چاروں طرف قدرتی پہاڑوں کی دیواریں کھڑی ہیں +

اکھنور دریائے چناب کے کنارے پر آباد ہے - یہاں لکڑی کا ایک بڑا گڈام اور ایک پُرانا قلعہ بھی ہے - یہ مشہور پُر فضا قصبہ جموں سے ۱۸ میل کے فاصلے پر آباد ہے - اس تحصیل میں ہمیر پور سدھر خوب آباد اور سرسبز قصبے ہیں - اس تحصیل میں پر تاب نہر دریائے چناب سے لائی گئی ہے - جو اس تحصیل کے جنوبی علاقے کو سیراب کرتی ہے +



## (۲) ضلع یا وزارت کٹھوعہ

اس ضلع میں کٹھوعہ - جسمیر گڑھ اور لیسوہلی تین تحصیلیں ہیں :

کٹھوعہ ضلع کا صدر مقام ہے۔ جہاں وزیر وزارت رہتا ہے۔ اسی کی تحصیل میں بلاور اور جسمیر دو مشہور قصبے آباد ہیں۔ بلاور کے قریب پُرانے محلات وغیرہ کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں۔ جو پہلے کسی ریاست کا صدر مقام تھا :

جسمیر گڑھ ایک پُرانا قصبہ ہے۔ جسے میرا نگر بھی کہتے ہیں۔ یہاں بھی ایک پُرانا قلعہ ہے :

لیسوہلی دریائے راوی کے کنارے پر آباد ہے کچے پتے مکانات اور بازار موجود ہیں۔ بیشتر پائے جاتے ہیں :

## (۳) ضلع یا وزارت اودھم پور

اس ضلع میں چار تحصیلیں ہیں۔ اودھم پور - رام نگر - رام بن - کشتواڑ اور نیابت تحصیل پاور :

اودھم پور یہ ضلع کا صدر مقام ہے۔ یہاں گھی

کی اچھی منڈی ہے۔ اس سے چار میل کے فاصلے پر قصبہ کراچی پنپال راجپوتوں کی قدیم وار ال ریاست اب تک خوب آباد ہے۔ اور جگافوں کا ایک پُرانا قلعہ بھی اسی تحصیل میں ہے :

رام نگر یہ مقام بھی بندر لال راجپوتوں کا صدر مقام تھا۔ اب رام نگر کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں بھی پُرانے کھنڈرات اور قلعہ قابل دید مقام ہیں :

رام بن یہ قصبہ دریائے چناب کے کنارے آباد ہے۔ یہاں دریا کو عبور کرنے کے لئے ایک بڑا پل بنا ہوا ہے۔ اس تحصیل میں ڈوڈہ ایک پُرانا قصبہ ہے۔ جہاں خاصی تجارت ہوتی ہے۔ اور خاص کر افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ بانہال یا دیوگول کا قصبہ بھی اسی تحصیل میں ہے۔ اور مشہور قلعہ گجپت بھی اسی تحصیل میں واقع ہے۔ جہاں گذشتہ زمانے میں مجرموں کو عبور دریا کے شور کی سزا کے لئے بھیجا جاتا تھا :

کشتواڑ پہلے یہ علاقہ قلمرو کشمیر میں شامل تھا۔ مگر اب ایک غرض سے وزارت اودھم پور سے متعلق ہے۔ قصبہ کشتواڑ میں پُرانے مزار اور قلعہ قابل دید ہیں۔ چاول کی اور گیہوں کی پیداوار اچھی ہوتی ہے :



نیابت تحصیل پادر یہاں نائب تحصیلدار رہتا ہے۔  
 آبادی کم۔ زمین اکثر پتھرلی اور راستے دستوار گزار  
 ہیں۔ البتہ شکار بکثرت ملتا ہے۔ برف خاصی گرتی  
 ہے۔ دو در کے درختوں کی بھی بہتات ہے۔ پٹنا  
 اور اٹھولی دو مشہور قصبے ہیں۔ یہاں زیادہ تر بارہ  
 مذہب کے لوگ آباد ہیں۔ لیکن ہندو بھی عام طور  
 پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ نیلم کی کان بھی اسی علاقہ میں  
 ہے۔ مگر اب تک بند ہے۔ گرم پانی کا ایک چشمہ بھی ہے۔

### (۴) ضلع یا وزارت ریاسی

اس ضلع میں ریاسی اور رام پور راجوری  
 دو تحصیلیں اور گلاب گڑھ نیابت تحصیل  
 ہے۔

ریاسی ریاسی دریائے چناب سے ایک میل کے  
 فاصلے پر ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ یہی ضلع کا  
 مقام ہے۔ یہاں کا شاہی قلعہ اور باغ قابل دید  
 ہیں۔ یہ قصبہ اچھی خاصی تجارتی منڈی ہے۔  
 باشندے بھی عموماً خوش حال ہیں۔ بندروں کی کثرت  
 ہے۔ یہاں سے چالیس میل کے فاصلے پر  
 کوٹے کی کان ہے۔ اور کہیں کہیں سے سون بھی  
 اور سمرمہ بھی نکلتا ہے۔ لکڑی کی تجارت بھی

ہوتی ہے۔ اور سکتوں کی ایک مقدس جگہ ڈیرہ  
 باوا بندہ اسی تحصیل میں بر لب دریائے چناب  
 واقع ہے۔ اس تحصیل میں قصبہ کٹو بھی خاص  
 طور پر مشہور ہے۔ جس میں انار دانہ کی خرید و  
 فروخت ہوتی ہے۔ ولشٹو دیوی کا مشہور تیرتھ  
 ریاسی سے سات میل کے فاصلے پر ایک قابل  
 دید جگہ ہے۔ جہاں دور دور سے جاتری آتے ہیں۔  
 اسی قصبہ میں سلال کا مشہور قلعہ ہے۔ جہاں سے  
 سمرمہ اور لوہا نکلتا ہے۔

رام پور راجوری یہ قصبہ پہلے مسلمانوں کا دار الریاست  
 تھا۔ اب ضلع ریاسی کی تحصیل میں ہے۔ پُرائے  
 محلات کے کھنڈرات۔ قلعہ اور ایک باغ بھی بارہ  
 دری کے نام سے اب تک موجود ہے۔ گھی۔  
 انار دانہ۔ اخروٹ۔ بنفشہ۔ انیون کی تجارت یہاں  
 خوب ہوتی ہے۔  
 گلاب گڑھ میں نائب تحصیلدار رہتا  
 ہے۔

### (۵) ضلع یا وزارت میرپور

اس ضلع میں میرپور۔ بھمبر اور کوٹلی تین تحصیلیں  
 ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت میں بجائے خود علیحدہ



علیحدہ ریاستیں تھیں + یہ ضلع کا صدر مقام ایک مشہور و معروف  
میرپور اور با رونق شہر ہے۔ باشندے عقلمند محنتی اور  
زمانہ شناس ہیں۔ تجارتی منڈی بھی ہے۔ ایک  
ہائی سکول اور کئی پرائمری سکول بھی موجود ہیں۔  
صوبہ جموں میں جموں سے دوسرے درجے پر یہی  
شہر لٹا جاتا ہے۔ منگلا مائی کا مشہور قلعہ بھی اسی  
تحصیل میں بر لب دریائے جلم واقع ہے۔ جہاں  
سے ایک بڑی نہر نکالی گئی ہے۔ جو مغربی پنجاب  
کو سیراب کرتی ہے +

بیمبر یہ ایک پُرانا شہر ہے۔ جہاں سے ایک  
راستہ پیر پنجال کی راہ سے کشمیر کو جاتا ہے۔ جس میں  
شاہجہانی سرائیں اور بڑاڑ بنے ہوئے ہیں۔ تجارت  
بھی ہوتی ہے۔ بھجور اور آم کے درخت بکثرت  
پائے جاتے ہیں۔ اس تحصیل کی حدود علاقہ پاکستان  
سے ملتی ہیں۔ مناوڑ کا سرسبز قصبہ جو تاریخی مقام  
اور تجارتی منڈی ہے۔ اسی تحصیل میں ہے +  
کوئی یہ قصبہ دریائے پونچھ کے کنارے ایک  
چھوٹے سے پہاڑ پر آباد ہے۔ اور پُر فضا مقام  
ہے۔ منگل ویلو اور تروچ کے قلعے بھی اسی  
تحصیل میں واقع ہیں +

## علاقہ جات ماتحت

ریاست کے ماتحت جاگیر دار رؤسا میں سب  
سے بڑی پونچھ۔ بھدر رواہ۔ چننی اور رام کوٹ  
کی مشہور ریاستیں ہیں۔ ان میں سے پونچھ کو کشمیر  
کے متصل ہے۔ باقی سب علاقہ جات پہاڑوں  
روئے ہمالیہ میں واقع ہیں +

ریاست پونچھ علاقہ جات ماتحت میں پونچھ سب  
سے بڑی ریاست ہے۔ اس ریاست کی کل  
آمدنی جملہ ابواب سے تقریباً بارہ لاکھ سالانہ ہے۔  
اس کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں پیر پنجال  
اور وادیے کشمیر۔ جنوب میں ضلع راولپنڈی  
مغرب میں وزارت مظفر آباد اور مشرق میں  
وزارت میرپور۔ طول شمال سے جنوب تک تقریباً  
ایک سو میل اور عرض مشرق سے مغرب تک  
اوسطاً چالیس میل ہے۔ آبادی بھی دُھائی لاکھ  
آدمیوں کی ہے۔ نباتاتی پیداوار میں بنفشہ۔ چاول  
گیہوں۔ کی۔ اخروٹ۔ ٹوبانی۔ شتالو۔ زرد آلو وغیرہ  
بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ پونچھ میں وکٹوریہ ہائی

جغرافیہ جات ماتحت



سکول اور اسلامیہ ہائی سکول ہیں۔ قصبوں اور مشہور دیہات میں مدارس ابتدائی بھی جاری ہیں۔ اس ریاست میں چار تحصیلیں ہیں :

بھدر واہ اور لنڈیٹ یہ جاگیر ڈوگرہ ہماراجہ کے والد راجہ سر امر سنگھ کی ملکیت تھی۔ بھدر واہ میں راجہ صاحب کے محلات اور دفاتر قابل دید ہیں۔ پیداوار اور آب و ہوا کشمیر کے قریب ہے۔ اسی لئے لوگ اسے چھوٹا کشمیر کہتے ہیں۔ اس کی آمدنی تقریباً پچیس لاکھ روپے سالانہ ہے۔ یہ موجودہ ڈوگرہ ہماراجہ کی پرائیویٹ جاگیر ہے :

رام کوٹ ہماراجہ رنبیر سنگھ نے رکھنا تھا سنگھ والے جوال کے ساتھ اپنی دونوں لڑکیوں کی شادی کر کے یہ ریاست بطور جاگیر اُن کو عطا کرتی تھی :

چینی راجہ رام سنگھ کی لڑکی راجہ چینی سے بیاہی ہوئی تھی۔ اس کی آمدنی پچاس ہزار سالانہ ہے :

## صوبہ کشمیر

وجہ تسمیہ کشب ایک رشی (عابد) گزرا ہے۔ جس نے پہلے یہاں ڈیرہ جمایا تھا۔ مر کشمیری زبان میں مقام کو کہتے ہیں۔ پس "کشب مر" کے معنی ہوئے "مقام کشب رشی" اس کے سوا یہاں قوم کاش کے لوگ بھی آباد ہو گئے اور اُن کی نسبت سے بھی کشمیر نام پڑ گیا :

حدود اربعہ دریائے کشن گنگا اور دریائے جہلم کے دو آبے کو کشمیر کہا جاتا ہے۔ جس کے حدود یہ ہیں۔ شمال میں کوہستان تراگ بل کنڑ وُن۔ وِسترون۔ جنوب میں پیر پنجال۔ مشرق میں امر ناتھ۔ مریوں آڈوں۔ مغرب میں کوہستان توشہ میدان۔ شتیہ مانی۔ کراہ۔ شکر۔ ہنڈی بل۔ اخروٹ کاغان۔ کرناہ۔ لیکن اندونی تقسیم میں اس کے دو حصے ہو گئے ہیں۔ ایک تو وہ ہموار ملک جس کے چاروں طرف پہاڑ کھڑے ہیں۔ اور درمیان میں دریائے جہلم مع اپنے معاون ندی نالوں کے سانپ کی طرح بہاتا ہوا لٹل رہا ہے۔ اس کو وادی کشمیر کہا جاتا ہے۔ دوسرا پہاڑی علاقہ تلیل و گزیر



یا گورتج کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں بھی  
 کئی چھوٹی وادیاں اور سرسبز قطعات موجود ہیں۔  
 مگر وادیے کشمیر اپنی دلفریبی آبادی اور رونق میں  
 ایک خاص چیز ہے۔ وادیے کشمیر کا طول ۴۴ میل  
 عرض اوسطاً ۴۰ میل اور آبادی دس لاکھ ہے۔  
 لباس اور باشندے یہاں کے رہنے والے عام طور  
 پر گورے رنگ کے خوبصورت اور قوی ہیکل ہوتے  
 ہیں۔ یہاں عموماً ایک پیراہن یا لمبا کرتا پہننے کا رواج  
 ہے۔ جو گلے سے تختوں تک برابر آ جاتا ہے۔  
 مگر اب تعلیم یافتہ لوگوں میں انگریزی یا پنجابی لباس  
 خاصی ترقی کر گیا ہے۔

موسم گرمی۔ سردی۔ برسات تو عام ہے۔ مگر علاقہ  
 کشمیر میں خزاں و بہار کے سوا پچ بستی (کھٹہ شو)  
 بھی ایک موسم ہے۔ جس میں آسمانی پانی سطح زمین  
 تک پہنچتے پہنچتے منجمد ہو کر ایک موٹے ڈنڈے کی  
 صورت اختیار کر لیتا ہے۔

پیداوار اور باشندے درہات کے رہنے والے عموماً  
 زراعت پیشہ لوگ ہیں۔ شہری باشندے صنعت و  
 حرفت اور ملازمت کرتے ہیں۔ سب کی خوراک زیادہ  
 تر چاول ہے۔ پیداوار میں چاول۔ جو۔ گہوں۔ کی  
 باجرہ کئی قسم کی دالیں۔ بنفشہ۔ زعفران۔ زیرہ۔ سیاہ

پوست۔ افیون۔ چوب۔ کٹھ۔ ہینگ۔ چرس۔ سبز  
 ترکاریوں میں میتھی۔ پالک۔ کرم۔ گوبھی۔ کول۔ گئے۔  
 (ندرو) ٹماٹر۔ پھیاں۔ آلو۔ لوکی۔ کدو۔ پیٹن۔ بھلم۔ کرلا  
 لہسن پیاز۔ سب بکھ ہوتا ہے۔ میوہ جات میں  
 سیب۔ ناشپاتی۔ شفتالو۔ زرد آلو۔ گیلاس۔ گوشہ بگو  
 شہتوت۔ انگور کی داکھ۔ بادام۔ اخروٹ۔ آلوچہ کھیر  
 خرمیزہ اور تملوز۔ جھیلوں میں سنگھارے اور کول  
 گئے بکثرت ہوتے ہیں۔ جنہیں اناج کے بعد عام  
 طور پر لوگ شوق سے کھاتے ہیں۔ اور سنگھاروں  
 کو علاوہ اباں کر کھانے کے ان کا آٹا بھی بنا  
 کر کئی قسم کی چیزیں تیار کرتے ہیں۔

پھولوں کی تو انتہا ہی نہیں۔ گلاب۔ گیندا۔ رنگس  
 یاسمن۔ چنبیلی۔ کنول۔ سوسن۔ سورج مکھی۔ گل لالہ۔ گل  
 داؤدی۔ گل دوپہر۔ عشق پیچاں۔ کوئی کہاں تک گئے  
 باغوں میں تو مالیوں سے پھول لگوائے جاتے  
 ہیں۔ لیکن کشمیر کے بلند میدانوں اور پہاڑوں پر خود  
 باغبان قدرت نے سدا بہار باغ لگا دئے ہیں۔  
 گلرگ وغیرہ پر جا کر دیکھو تو ایک ہی رنگ کے پھولوں  
 کے تختے میلوں تک برابر چلے گئے ہیں۔

درختوں میں دیو دار یا دیار۔ کارو۔ کاجھل۔ بڑو  
 سنگل۔ پوستھل۔ سارل۔ کنزل۔ برن۔ اخروٹ۔ صنوبر



سفیدہ - بید - بھوج پتر - چنا - شہنوت - سیدب -  
 ناشپاتی بید مشک - لون چون - لشہ وغیرہ وغیرہ کی  
 کثرت ہے - لشہ کی لکڑی میں ایک قسم کی چکناہٹ  
 پائی جاتی ہے - اور زمیندار اسی سے چراغ کا کام  
 لیتے اور اُس کے پتے پتے لمبے ٹکڑے کر کے دو تین  
 ٹکڑوں کو اکٹھا بطور مشعل جلا لیتے ہیں - چنار کے  
 خوبصورت درخت کے سرسبز اور خوب صورت پتے  
 بچے سے مشابہ ہوتے ہیں - اور سایا ایسا سہانا  
 اور ٹھنڈا ہوتا ہے کہ جس میں گرم ہوا بھی آکر سرد  
 ہو جائے - یہ درخت سطح سمندر سے سات ہزار فٹ  
 کی بلندی تک پایا جاتا ہے - مار خور درخت کی یہ خاصیت  
 ہے کہ اس کی شاخ کو ہاتھ لگا دو - تو جیسے جھجھو لے  
 کاٹ لکھایا - مگر خشک کرنے کے بعد اس کی لکڑی کو بھی  
 جلاتے ہیں - بھوج پتر عجیب کار آمد درخت ہے -  
 اس کی چھال تہ ذرت کاغذ کی طرح لمبی ہوتی ہے -  
 اور کاغذ کی جگہ کام دیتی ہے - پٹاری پٹریاں باندھتے  
 ہیں - قریح پر بجائے کاغذ کے لپٹتے ہیں - بلکہ پہلے  
 زمانے میں تو اس پر کتابیں بھی لکھی جاتی تھیں -  
 اس کا درخت نو ہزار فٹ تک بلندی پر پایا جاتا ہے -  
 حیوانات شیر - چیتا - بھورا اور سیاہ ریچھ - ہینڈ وا  
 بیڑیا - لومڑی - بند اور بلند ترین جنگلوں میں کہیں

کہیں مار خور بکرا اور کیل ( جس کے پشم سے اعلیٰ  
 درجے کی نرم اور باریک شال بنتی ہے ) بھی پائے  
 جاتے ہیں - اور بارہ سنگا - سور - نیولا - خرگوش  
 تو عام ہیں -

پرندے پرندوں میں ابابیل - بلبل - چکور - بیٹر - تیتہر -  
 فاخہ - کبوتر - خیل - کوا - آلو - کلنگ - بطخ - بگلا - ہڈی  
 پھوڑا - شگرا - عقاب اور قسم قسم کی مرغیاں عام ہیں -  
 معدنیات لوہے کی کان موضع سوف اور شاروا میں  
 ہے - تانبا کی عیش مقام میں - مگر لوہا نکالا نہیں جاتا  
 پارہ مواضع لال و بھاک سے نکالا جاتا تھا - مگر  
 اب بند ہے - گچ مانسل کی جھیل کے کناروں پر  
 سونے اور میرے کی کانیں سو نہ مرگ کے پاس ہیں  
 مگر ابھی اُن کے کھودنے کی اجازت نہیں دی گئی -  
 مٹی کے تیل کی کانیں پارہ مولا کے قریب دریافت  
 ہوئی ہیں -

شہری نظارہ کشمیر کا صدر مقام سری نگر دریائے  
 جہلم کے دونوں طرف آباد ہے - دار بار کی آمد و  
 رفت کے لئے کشتیاں بھی ہر وقت چلتی رہتی ہیں -  
 اور آٹھ میل بھی پیادہ اشخاص اور گھوڑ گاڑی اور موٹر  
 وغیرہ کے عبور کے لئے بنے ہوئے ہیں - کشمیر گرمی  
 کے نام سے لب دریا محلات شاہی نہایت عالی شان



اور قابل دید بنے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ  
کوٹھی ریزیڈنسی پرتاپ کالج مکینکل کالج۔ کلب گھر۔  
موشومہ لال منڈی۔ مندر شکر اچارج۔ مندر گدازھر  
جی۔ مندر رھنا تھ جی۔ خانقاہ معلّٰی۔ پتھر مسجد۔ جامع  
مسجد وغیرہ بھی دریا کے کنارے پر نہایت دلکش  
عمارات ہیں۔ کارخانہ آب ریشم۔ مہاراج زبیر گنج بازار  
حضرت بل۔ زڈی بل وغیرہ اور نواح و مضافات  
میں چشمہ شاہی۔ گیکار۔ شالا مار باغ۔ نسیم باغ۔  
جھیل ڈل۔ خوشحال سر۔ آنکار۔ ہارون وغیرہ کے  
نظارے سیر و تفریح اور دیکھنے کے لائق ہیں۔ شہر  
میں پتو کام۔ قالین بافی۔ پیر ماشی (قلندران)۔ میزین  
گلدان۔ سنگریٹ کیس وغیرہ کئی کے بنا کر ان پر نفیس  
نقاشی کی جاتی ہے۔ (۱) لکڑی پر نقش و نگار کی کھدائی  
بہر کئی۔ کاغذ سازی اور سونے چاندی کے عمدہ  
سامان اور زیورات وغیرہ کی دکانیں کثرت سے  
موجود ہیں۔

صوبہ کشمیر ایک گورنر کے ماتحت ہے۔ جس  
کا صدر مقام سری نگر ہے۔ اور تمام ملک  
کشمیر تین اضلاع یعنی تین دزارتوں پر منقسم  
ہے انتظامی تقسیم ۱۔ وزارت خاص یعنی سری نگر۔

- ۲۔ وزارت بارہ مولا پ  
۳۔ وزارت مظفر آباد پ

# ۱۔ وزارت خاص یا ضلع سری نگر

اس ضلع میں سری نگر۔ انت ناگ یا اسلام آباد  
کولہ گام۔ وانٹی پورہ تحصیل ہیں۔ اور نیابت تحصیل  
مد شاہی باغ ماتحت تحصیل سری نگر اور نیابت  
دیہی ناگ ماتحت تحصیل اسلام آباد ہے۔

تحصیل سری نگر اس تحصیل میں وچار ناگ اور نوشہرہ  
مشہور قصبے ہیں۔ جہاں ماہ چیت تھیں بڑا میل لگتا  
ہے۔ قصبہ ٹولا مولا میں کھیر بھوانی کا مشہور  
چشمہ ہے۔ جس میں پانی ہمیشہ رنگ بدلتا رہتا ہے۔  
اور ہر مہینے میل لگتا ہے۔ موضع مہا گام میں  
ہندوؤں کا مشہور تیرتھ پر اکھشن ناگ ہے۔  
اور مضافات لار۔ سونہ مرگ۔ کنکن۔ گاندربل  
دو درہامہ وغیرہ ایسے مشہور مقامات ہیں۔ کہ  
سیاح ان کو دیکھے بغیر سیر کو مکمل نہیں سمجھتے۔ کنکا  
بل کوہ ہر مکھ کی مشہور جھیل ہے۔ جس میں اہل  
ہنود مردوں کے پھول ڈالتے ہیں۔ اور مانسبل کی  
مشہور جھیل بھی مع اپنے متصل قصبہ صفدا پورہ



کے اسی تحصیل میں ہے۔ شہر سری نگر میں بجلی کی  
روشنی اور نل کا پانی پہنچایا جاتا ہے۔  
تحصیل انت ناگ یا اسلام آباد اس تحصیل کے یہ مقامات  
ہنایت قابل سہ اور لائق دید ہیں۔ اسلام آباد یا  
انت ناگ ایک مشہور آباد قصبہ ہے۔ اس میں  
لمخ ناگ کے نام سے ایک چشمہ ہے۔ جس میں  
سے گندھک کی بو آتی ہے۔ اور پانی طرح طرح  
کے رنگ بدلتا رہتا ہے۔ رشی صاحب کی مشہور  
زیارت بھی اس کی آبادی کا بہت بڑا باعث ہے۔  
شال یو۔ فرشی گھٹے۔ پتھر کے پیالے اور لکڑی  
کا کام بھی بہت ہوتا ہے۔

لمبہ ذو کی طول طویل غار جو بے انتہا کے  
نام سے مشہور ہے اور اس کے قریب ہی ایک  
دوسری غار جس میں راجہ میگوہن کا بنایا ہوا مندر  
موجود ہے۔ اسی تحصیل کے مضافات میں ہیں۔  
موضع صوف جس میں لوہے کی کان ہے۔ اور  
قصبہ بھون جس میں ہندوؤں کا مشہور تیرتھ  
مٹن نام ہے۔ اور مندر مارتنڈ کے کھڈرات  
جس کے بڑے بڑے ستونوں کو دیکھ کر حیرت  
ہوتی ہے۔ سورنہ سر کا چشمہ ترسندھیا پون سندھنا  
رودر سندھیا کے مشہور تیرتھ سب اسی تحصیل

میں ہیں۔ عیش مقام۔ اچھیل۔ ہلگام کے مشہور  
تفریح گاہ پانزٹ۔ ہرن ناگ اور واسک ناگ  
کے باہم چٹے اور کئی دوسرے سرد اور شیریں چٹے  
اور کئی ہندوؤں کے مشترک مقامات اس تحصیل میں  
واقع ہیں۔ خصوصاً امرناٹھ کا مشہور تیرتھ جہاں ہر سال  
دو دراز مقامات سے ہندو جاتری آتے اور ہر سال  
ساون پورن ماسی میں ایک عظیم الشان میلہ لگا  
کرتا ہے۔ اسی تحصیل کی زینت ہے۔

تحصیل گل گام اس میں لکڑی کی چیزیں اچھی بنتی  
ہیں۔ قصبہ شویپاں لوئی اور پٹو کے لئے خاص شہرت  
رکھتا ہے۔ کونسرن کوٹھر کے پہاڑ پر کونسرن نام  
ایک مضافہ تحصیل لائق دید ہے۔ موضع منترہ گام  
چشمہ کھیر بھوانی کے لئے اور آبشار امبرہ بل  
اپنے لطیف نظارے کے لئے مشہور ہیں۔ اس  
کے سوا اور بھی کئی تیرتھ اور چٹے اس تحصیل  
میں موجود ہیں۔

تحصیل دانٹی پور تحصیل دانٹی پور۔ بیج بھارہ۔ پان  
پور اور ترال مشہور قصبے ہیں۔ جو تیرتھوں اور  
زیارتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ پان پور میں لائق  
دید چیز زعفران کے کھیت ہیں۔ بلکہ یہاں کا  
گھی بھی اس درجہ مشہور ہے۔ کہ اس میں کسی



قدر زعفران کی خوشبو ملی ہوتی ہے۔ موضع گھرو کے متصل پہاڑ پر ایک غار ہے جس پر بریشٹور کا مندر بنا ہوا ہے۔ اور موضع ہل رنگ برنگ کے پتھروں کے لئے مشہور ہے۔ جن سے طرح طرح کے برتن بنائے جاتے ہیں۔ کوہ لدروٹ کی غار بھی قابلِ تیر ہے۔ جس میں سے بتور نکالا جاتا ہے۔

## ۲۔ ضلع یا وزارت بارہ مولا

اس وزارت میں بارہ مولا - اتر مچھی پورہ سری پرتاپ سنگھ پورہ اور نیابت سو پور و نیابت گرینڈ تحصیلیں ہیں۔ تحصیل بارہ مولا اس تحصیل میں بارہ مولا - پٹن سنبھل اور شادی پور کے مشہور قصبات آباد ہیں۔ بارہ مولا ایک خاصی تجارتی منڈی ہے۔ ہندو مسلمانوں کے کئی تیرتھ اور زیارات بھی ہیں۔ اور شہر میں برقی روشنی ہوتی ہے۔ گلرگ کا مشہور تفرج گاہ بھی اسی تحصیل میں واقع ہے۔ جہاں ہر سال امیر لوگ اور اعلیٰ سرکاری افسر گرمیاں گزارنے کے لئے جاتے ہیں اور سال بھر میں چار مہینے یہ ایک بارونق شہر بن جاتا ہے۔ مگر باقی آٹھ مہینے سخت سردی کے باعث کوئی نہیں ٹھہرتا۔ قدرتی پھولوں کے رنگ برنگ

تختے جو میلوں تک بچھے ہوئے ہیں۔ اور ہر روز کسی قدر بارش کا ہو جانا گلرگ کی خصوصیات میں ہے۔

تحصیل اتر مچھی پورہ اس تحصیل میں ہندو وارہ بند پورہ - سو پور اند گرینڈ یا گریج کے بڑے بڑے قصبات ہیں۔ لولاب کا مشہور علاقہ بھی اسی تحصیل میں ہے۔ جہاں کا مرغ خاص طور پر مشہور ہے۔ سو پور میں چار خانہ پٹو بہت اچھے بنتے ہیں۔ بند پور - جھیل ولر کے کنارے آباد ہے۔ اور گلگت جانے میں پہلا پڑاؤ یہی پڑتا ہے۔ گرینڈ بند پور سے ۴۰ میل کے فاصلے پر نہایت دلکش قصبہ ہے۔ جہاں کا زیرہ اور پتھر کے برتن مشہور ہیں۔ علاوہ ازیں ہندو مسلمانوں کے کئی نامی تیرتھ و زیارات بھی اسی تحصیل میں موجود ہیں۔ اور اتر مچھی پورہ کے جنگلات میں ریکھ کا شکار بھی ملتا ہے۔

جھیل پرتاپ سنگھ پورہ یہ قصبہ سابق مہاراجہ پرتاپ سنگھ کے نام پر آباد ہے۔ یہی تحصیل کا مقام ہے۔ اسی تحصیل میں کنگ جھیل کے تیرتھ پر ہر سال ایک بڑا میلہ لگتا ہے۔ آبشار سکھ ناگ بڑی قابلِ دید چیز ہے۔ اور جھیل ہو کرا مرغابیوں کے شکار کے لئے مشہور و معروف ہے۔ اس کے سوا قصبہ بیرو میں ایک لمبا غار ہے۔ اور قصبہ چرار



شریف حضرت نور الدین دلی کی زیارت اور عمرہ کا نگرانیوں  
کے لئے مشہور ہے۔ قصبہ ناگ کے قریب نیلہ ناگ کا  
چشمہ چٹا پتھر جو دریائے دودھ گنگا کا منبع ہے۔ اور  
دیوہ پورہ کے پاس ایک اُبتے ہوئے پانی کا چشمہ ہے۔ یہ  
سب قابل دید مقامات اسی تحصیل سے متعلق ہیں۔  
۳۔ ضلع یا وزارت مظفر آباد یا وزارت بہاول

اس وزارت میں مظفر آباد۔ اوڑی اور کرناہ تحصیلیں  
ہیں۔ راولپنڈی سے جو پختہ سرک کشمیر کو گئی ہے۔  
اس کا بہت بڑا حصہ اسی ضلع میں واقع ہے۔ یعنی  
راولپنڈی سے کوہالہ تک تو پاکستانی علاقہ ہے۔ کوہالہ  
سے بونیار تک نوے میل کے قریب سرک اسی ضلع  
میں گئی ہے۔ جس کے آگے سرنگر عرف ۴۰ میل  
رہ جاتا ہے۔ اس سرک کے ہر پڑاؤ پر امیروں  
کے لئے ایک ایک ڈاک بنگلہ موجود ہے۔ شہر مظفر آباد  
دریائے جلم اور دریائے کشن گنگا کے مقام اتصال (کوہالہ)  
سے دو میل پر واقع ہے۔ سرک پر ایک پُر رونق بازار  
آباد ہے۔ جس کو دیا کی مناسبت سے دو میل کہتے  
ہیں۔ دریا پر ایک مضبوط آہنی پل عبور کے لئے موجود  
ہے۔ جس کے پار مظفر آباد کا شہر آباد ہے۔ مظفر  
ایک بار رونق اور پختہ شہر ہے۔ اور آزاد کشمیر حکومت

کا صدر مقام ہے۔ اس لئے سرحدست آزاد کشمیر  
گورنمنٹ کے سارے دفاتر یہیں پر واقع ہیں۔ ان کے  
علاوہ ایک بہت بڑا محکمہ جنگی (ہیٹ) بھی عین سرک  
پر متعین ہے۔ گو یہ وزارت علاقہ جات کوہ بہا لہ  
کے اس رخ واقع ہے۔ مگر کشمیر کے نزدیک ہونے  
کی وجہ سے اس کو صوبہ کشمیر میں شامل کر لیا  
گیا ہے۔

تحصیل مظفر آباد اس تحصیل میں کٹھانی۔ گڑھی  
دو پٹہ اور ہٹیاں مشہور قصبات ہیں۔ کٹھانی میں  
قدیم جاگیر دار رہتے ہیں۔

تحصیل اوڑی اس تحصیل میں اوڑی۔ چوکوٹھی  
رامپور مشہور قصبے ہیں۔ اور سب مانگہ کی پختہ سرک  
پر واقع ہیں۔ اس کے سوا رامپور کے قریب موضع  
بونیار میں برقی کارخانہ قائم ہے۔ اوڑی میں قدیم  
راجگان کا محل اور قلعہ بھی موجود ہے۔

تحصیل کرناہ اس تحصیل کی کچھری موضع سی وال میں  
واقع ہے۔ اس تحصیل میں اکثر گھی اور اخروٹ کی  
تجارت ہوتی ہے۔ موضع شاردہ دریائے کشن گنگا  
کے کنارے ہندوؤں کا مشہور تیرتھ ہے۔ جہاں  
ایک قلعہ بھی موجود ہے۔

جاگیر داران مانتھ کٹھانی۔ دوپٹہ۔ اوڑی۔ کھوری کے



جاگیر دار علاقہ کشمیر میں سب سے بڑے ہیں۔ مگر  
چھوٹی چھوٹی جاگیریں اور معافیاں ان کے ہوا بھی  
بہت سی ہیں۔

## (ج) علاقہ جات آنروئے کوہ ہمالیہ

قدرتی تقسیم میں کوہ ہمالیہ کے پار اور قراقرم و کوہ  
کیون لون وغیرہ کے ادھر جو علاقے ریاست کے ماتحت  
ہیں۔ ان کے حدود اربعہ یہ ہیں۔

شمال میں کوہ قراقرم اور مشرقی ترکستان وغیرہ۔ جنوب  
میں کوہ ہمالیہ۔ مشرق میں چینی تبت۔ مغرب میں سوات  
و بنیر اور علاقہ کاغان۔ یہ علاقہ اتنا بڑا وسیع ہے۔  
کہ جموں و کشمیر کو بٹا کر بھی اس کا طول و عرض زیادہ  
ہی رہتا ہے۔ اس میں دریائے اٹک چینی تبت  
سے شروع ہو کر علاقہ ریاست میں برابر بالنسومیل  
تک بہتا چلا گیا ہے۔ اندرونی تقسیم کے مطابق اس  
ملک کے تین حصے ہیں۔ ایک تو لداخ جس کو  
تبت خورد بھی کہا جاتا ہے۔ دوسرا بلتستان  
اور تیسرا گلگت۔ جسے دروستان بھی کہتے ہیں۔ پس  
لداخ کے ساتھ بلتستان شامل کر کے ایک صوبہ  
قرار دیا گیا۔ گلگت کو صوبہ دروستان کا صد مقام  
بنایا گیا ہے۔

## (د) صوبہ لداخ

لداخ کے صوبہ میں علاقہ ہارئے لداخ۔ ریشو۔ نور  
زنسکار۔ قوراس۔ کرگل اور کئی ایک بلند میدان  
شامل ہیں۔ جن میں سے میدان دیوسائی سطح سمندر سے  
۱۳ ہزار فٹ۔ میدان درنن ذی تھانگ ۱۶ ہزار فٹ  
اور میدان کیون لون ۱۷ ہزار فٹ ہیں۔ مختصر یہ کہ اس  
علاقے کے قطعات کشتیں ہزار سے زیادہ اور نو ہزار فٹ  
سے کم بلند نہیں۔ جن میں پندرہ ہزار فٹ کی  
بلندی تک آبادی بھی پائی جاتی ہے۔ باقی علاقے اور  
میدان غیر آباد پڑے ہیں۔ گرمیوں میں سخت گرمی  
اور سردیوں میں سخت سردی ہوتی ہے۔ سال میں  
دو تین دفعہ بارش ہو جاتی ہے۔ مگر برف بالکل نہیں  
گرتی۔ دریائے اٹک اس صوبہ میں تین سو میل تک  
بہتا چلا گیا ہے۔ اور اسی سے نکالی ہوئی نہروں پر  
زراعت کا دار و مدار ہے۔ اس ملک کے بہاؤ عام  
طور پر گنتے ہیں۔ یعنی درختوں کا نام و نشان نہیں  
یہاں تک کہ جلانے والی لکڑی بھی وقت سے میسر ہوتی  
ہے۔ دریا یا نہروں کے کنارے زراعت ہوتی  
ہے۔ ان میں گیہوں اور جو کی پیداوار عام ہے۔  
میوہ جات میں خوبانی سیب وغیرہ اور زیرہ بھی



اچھا ہوتا ہے۔ چھٹی اور فیروزہ کی بھی کثرت ہے۔  
یہاں کے مشہور جانور یہ ہیں۔ آہوئے نافہ دار۔ سمور  
اور کیل ریشمینہ والے بکرے کی قسم (خرگوش۔ چیتا۔ بکھ  
چکور۔ نیل گائے کی قسم سے ایک جانور جس کو زہو  
کہتے ہیں۔ زراعتی کام میں لایا جاتا ہے۔ آبادی تقریباً  
ایک لاکھ ہے۔ کرگل وغیرہ میں کچھ مسلمانوں کی آبادی ہے  
مگر زیادہ تر بدھ مذہب کے لوگ آباد ہیں۔ جن کے مندر  
سنان بنوں اور جنگلوں میں ملتے ہیں۔ ان مندروں  
میں سوتے چاندی کا سامان کثرت سے ہوتا ہے۔  
ان لوگوں کا گرد لامہ کہلاتا ہے۔ جس کا لباس سرخ  
اور سرمئی ہوتا ہے۔ یہاں کے بدھ لوگوں  
میں صرف بڑا بھائی شادی کرتا ہے۔ اور پھر چھوٹے بھائی  
بھی اپنی بھانج کے جائز حاد سمجھے جاتے ہیں۔

بلتستان یہ علاقہ بہ نسبت لداخ کے زیادہ آباد  
ہے۔ آب و ہوا بھی اچھی ہے۔ اس میں ڈیرھ سو میل  
تک دریائے اٹک بہتا چلا گیا ہے۔ اس کی بعض وادیاں  
نہایت ہی بلند ہیں۔ اور کئی برفانی میدان (گلیشیر) بھی  
ہیں۔ جن میں سے دُنیا بھر میں مالٹور کا میدان سوائے  
تنبی میدان کے سب سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ فرہنگ  
خپلو۔ شگر۔ دُراس۔ اسکروو اور روندو اس علاقہ  
کے مشہور قطعے ہیں۔ جن میں اسکروو خوب

آباد اور سرسبز ہے۔ ملک اکثر پہاڑی ہے۔  
اس لئے زراعت کی کمی کے باعث لوگ دوسرے  
علاقوں میں جا کر محنت مزدوری سے پیٹ پالتے  
ہیں۔ اس ملک میں اکثر شیخ اور علی نقی حضرت  
علی کو خدا ماننے والے لوگ آباد ہیں۔ اور کچھ  
مذہب نور بخشی کے پیرو ہیں۔ جن میں ایک مزد  
بہت سی بیویاں کر لیتا ہے۔

انتظامی تقسیم [قبضہ لہ لداخ کا صدر مقام ہے۔  
یہ قبضہ اچھی تجارتی منڈی ہے۔ یہاں بہت  
چین۔ کاشغر۔ یار قند وغیرہ کے سوداگر ہندوستانی  
سوداگروں سے اکثر اپنے اپنے مال کا تبادلہ اور  
نقد خرید و فروخت کرتے رہتے ہیں۔ سادہ بھادوں  
اور اسوج میں ہر سال بیویاری لوگ کثرت سے  
آتے جاتے ہیں۔ لہ میں پُرانے راجہ کا محل ایک  
پہاڑی پر واقع ہے۔ صوبہ یا ضلع لداخ میں لہ۔

کرگل اور اسکروو تین تحصیلیں ہیں۔  
تحصیل لہ [اس تحصیل میں پینگ اور بانہ گو کے  
قبضات خوب آباد ہیں۔ اور ہمیں نام ایک غار بدھ  
لوگوں کا مشہور تیرتھ ہے۔ جو لہ سے ۲۸ میل  
دور ہے۔ جہاں ہر سال میلہ کے دنوں میں اس  
علاقے کے لوگ جاتے ہیں۔ موضع لاما پارو میں ان



ہا ہوا امر رہتا ہے۔ چان تھانگ میں گندھک کے چٹے ہیں۔ جن میں نہانا جلدی بیماریوں کو دفع کرتا ہے۔ قصبہ ۱۰ سے سو میل کے فاصلے پر کھارے پانی کی ایک بہت بڑی جھیل کوسوں لمبی چوڑی موجود ہے۔ جس کا رنگ نیلا ہے۔ اس کے سوا دلپانگ۔ یختانگ اور کیون لن کے بلند میدان جو سو ہزار فٹ سے زیادہ بلند ہیں۔ دور تک پھیلتے چلے گئے ہیں۔ اسی تحصیل کے علاقہ ریشو میں دورا۔ نیمو کمڈوک اور ریشی مشہور قصبے ہیں۔ جہاں کے خانہ بدوش باشندوں کو جنگ کہتے ہیں۔ یہ لوگ مولشی کے گلے کے گلے ساتھ ساتھ لٹے پھرتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ چارہ دیکھتے ہیں۔ وہیں ادنیٰ خیرے گاڑ کر ڈیرے ڈال دیتے ہیں۔ سموری جھیل پندرہ میل لمبی اور سات میل چوڑی ہے۔ دوسری جھیل سو کم ۱۳ میل طویل اور ۵ میل عریض بھی اسی علاقہ ریشو میں موجود ہے۔ اس کے سوا علاقہ زلنکار بھی اسی تحصیل میں واقع ہے۔ جس میں کئی برفانی میدان موجود ہیں۔ اس علاقے دریاے زلنکار کے کناروں پر بھی کسی قدر آبادی ہے۔ اور ان میں پاوہم۔ تھونڈی۔ نیر اور چیلنگ مشہور گاؤں ہیں۔ علاوہ ان میں سو رو بڑا آباد

قصبہ ہے۔ جو کرگل سے چالیس میل دریاے سورو پر آباد ہے۔

### تحصیل کرگل

یہ دریاے سورو پر آباد ہے۔ ایک قلعہ بھی موجود ہے۔ آبادی عموماً مسلمانوں کی ہے۔ اور دریا کے کنارے دور دور تک کھیتی باڑی خاصی رونق پر نظر آتی ہے۔ اسی تحصیل میں دریاے دراس کے کنارے پر قصبہ دراس بھی ایک عمدہ جگہ آباد ہے۔ اس میں بلتی اور دادر قوم کے لوگ رہتے ہیں۔ اور قلعہ بھی موجود ہے۔ یاشکم بھی ایک اچھا قصبہ ہے۔ اور اس میں بھی ایک قلعہ بنا ہوا ہے۔ کرگل سے ۴۰ میل کی دوری پر شیر گول کا قصبہ ہے۔ جہاں بدھ مذہب کے کئی مندر موجود ہیں۔

### تحصیل اسکرو

قصبہ اسکرو بڑا سرسبز مقام ہے۔ یہی بلتستان کا صدر بھی ہے۔ یہاں کے قلعے کے سامنے ایک وسیع میدان چوگان بازی کے لئے موجود ہے۔ میوہ جات بھی اکثر عمدہ ہوتے ہیں۔ قدیمی راجہ کا محل بھی یہیں ہے۔ اس کے سوا چیلنگ ایک چھوٹا سا قصبہ بھی اپنے قریب ایک عمدہ آبشار رکھنے کے سبب بڑا مشہور ہے۔ موضع کوٹا کا قلعہ بھی لائق دید ہے۔ موضع گول کے قریب دریاے



شیوق دریائے اٹک سے ملتا ہے۔ یہاں کے لوگ دریا کو رسیوں کے پُل کے ذریعے عبور کرتے ہیں۔ یعنی دریا کے وار پار ایک موٹا اور مضبوط رستا درختوں سے باندھ دیتے ہیں۔ اور اُس رستے میں ایک ڈھولک کا خول سا پرو کر اُس خول کے ساتھ رسیوں کا ایک چھینکا باندھ رکھتے ہیں۔ جس میں آدمی بیٹھ جاتا ہے۔ اور وار پار سے لوگ اُس خول کے ساتھ بندھی ہوئی رسیوں کو کھینچ کر چھینکے سوار کو جدھر چاہتے ہیں۔ کھینچ لیتے ہیں۔ علاقہ روند کا صدر موضع منڈی ہے۔ اور علاقہ شکر بھی ایک آباد سلسلہ دیہات ہے۔ جو اسی تحصیل میں واقع ہے۔ جہاں راجہ شکر کا محل۔ مسجدیں اور پرانی وضع کی قبریں موجود ہیں۔ اس کے سوا اشکوتل بھی قابل ذکر ہے۔ جس کے چاروں طرف گلپشتر (برفانی میدان) موجود ہیں۔ میدان بالٹورو کی چوٹی ۳۳ ہزار اور کوہ گاڈون آسٹن کی چوٹی ۲۸۲۰۰ فٹ بلند ہے۔ شکر سے ۲۰ میل کے فاصلے پر موضع شکر کا آبشار ہے۔ جس کے پاس ہی پہاڑوں میں سے دریائے برالڈو نکلتا ہے۔ یہاں سے تین میل پر مقام چھوترن پر ایک گندھک کا چشمہ ہے۔ جس میں نہانا جلد کی بیماریوں کو عموماً مفید پڑتا ہے۔ چو کو لنک

ماگان۔ میٹیوگاں۔ ہیوچس۔ اپوری گاں یہاں کے برفانی میدان ہیں۔ ان میں جو ندی نامے چائی ہیں۔ اُن پر بھی قدرت نے برف ہی کے پُل بنا دیئے ہیں۔ جن پر لوگ بے تکلف چلتے پھرتے ہیں۔ اسی تحصیل کا علاقہ خیلو دریائے شیوق کے جنوبی جانب اسکروو سے ۳۴ میل پر کئی دیہات میں آباد ہے۔ اور تحصیل شیوسر میدان دیوسائی میں واقع ہے۔

ہاجلدار ریاستیں [خرمنگ۔ اسکروو۔ شکر اور خیلو کے راجہ اس ملک میں ریاست کے ملحق اور ہاجلدار ہیں۔]

### (۲) صوبہ گلگت

لداخ و بلتستان کے شمال و مغرب میں درستان کے نام سے جو ملک واقع ہے۔ اسی میں گلگت استور۔ بونچی۔ چیلاس۔ ہونزا۔ نگر۔ یاسین اور چترال کے علاقے ہیں۔ باشندے گلچہ اور دارو قوم کے ہیں۔ اسی سے اس کو درستان کہا جاتا ہے۔ اس کے حدود اربعہ یہ ہیں۔

شمال میں گوہ قراقرم۔ ہندو کش اور دشت پامیر جنوب میں کشمیر کا سلسلہ کوہ ہمالیہ۔ خرق میں بلتستان مغرب میں سوات و مہر کے یغستانی علاقے۔ اس ملک میں



تقریباً ڈیڑھ سو میل دریا کے ایک بھٹا ہے۔ جس میں شمالی جنوبی پہاڑوں کے تدری نالوں کا پانی بھی شامل ہو جاتا ہے۔ بارش بالکل کم اور برف بھی ٹھوڑی گرتی ہے۔ گرمی سردی تقریباً پنجاب کی سی ہے۔ میوہ جات خوب شیریں اور لذیذ ہوتے ہیں۔ علاقہ استور میں ہینگ کی رتنم کا ایک درخت پیدا ہوتا ہے نگر کے باشندے شیکہ میں۔ اور ہونزا کے علی اٹلی۔ باقی مانی مذہب کے پیرو ہیں۔ اس کے دریاؤں سے کہیں کہیں تدریخ کی طرح سوتا نکلتا ہے۔

اس صوبہ یا ضلع کی ایک ہی تحصیل ہے۔ یعنی گلگت عام حضورہ یا استور اور بونجی اس کی نیابتیں ہیں۔

تحصیل گلگت اس تحصیل میں کئی پہاڑی نالے اور برف کے دریا بہتے ہیں۔ زراعت کم ہوتی ہے۔ ہونزا نگر۔ یاسین۔ چترال کی ریاستیں اور چیللاس کا علاقہ بھی اسی کے متصل ہے۔

نیابت حضورہ یا استور اس میں بازار۔ چھاوتی۔ قلعہ اور چاگاں بازی کا میدان ہے۔ گرمی کے موسم میں صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بھی رہتے ہیں۔ حضورہ سے ۲۰ میل پر تار شنگ کا قصبہ بہت پر نفسا مقام ہے۔ جہاں ایک قلعہ بھی موجود ہے۔ ٹالگا پربت

کا بلند ترین پہاڑ بھی یہیں واقع ہے۔ جس میں ایک بڑا گلشیر ہے۔

نیابت بونجی گلگت سے ۳۶ میل۔ استور سے ۴۴ میل اور بونجی سے ۷ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جہاں دریا کے ایک مضبوط پل پربتاپ سنگھ برج کے نام سے بنا ہے

دوسری ریاستیں چترال۔ ہونزا۔ نگر۔ یاسین پونیال اور چیللاس کی ریاستیں اسی صوبہ میں واقع ہیں۔

## مشہور پہاڑ۔ درے۔ گلشیر۔ جھیلیں۔ چشے۔ دریا وغیرہ

مشہور پہاڑوں کے نام شمال میں کوہ کیون بن اور نوک زنگ اکیس ہزار فٹ بلند۔ شمال مشرق میں مستغ یا قراقرم بلتستان کے شمال میں گاڈون آسٹن کی چوٹی اٹھائیس ہزار دو سو فٹ بلند ہے۔ جو دنیا کے بلند پہاڑوں میں دوسرے درجے پر ہے۔ گلگت میں کوہ اراکی پوش چھتیس ہزار فٹ بلند ہے۔ اس کے سوا نگر۔ گلگت اور کوہستان کاغاں و مظفر آباد کے



مغرب میں کوہ آکاس - پیر پنجال - کالی ناگ - مظفر آباد  
اور کشمیر کے درمیان تراگ بل - سرد لوٹ - گلاب گڑھ  
برہم سوکل - کونسرن کوٹھڑ اور بدل پیر کے پہاڑ جموں  
اور کشمیر کے درمیان کھنڈہ - کوٹھی - لدھی - کی  
دھار - اخروٹ اور وادیئے کشمیر و پونچھ کے مابین  
بن کوٹ - توشہ میدان - بھاگ یا ترکٹا شیوجی دھار -  
کیلاس اور پرستان کے پہاڑ - مشرق میں کوہستان رتبت  
چینی لدخ کے مشرق میں واقع ہے - مغرب میں ناٹکا  
پرہٹ ستائیس ہزار فٹ بلند ہے - درمیانی پہاڑوں  
میں ہر جگہ کرٹ وٹ - ہادیو - زڈن دن - وستر ون  
کلی دن - لدروٹ - مرید آڈون کولا ہوری گواشہ براری  
اور امر ناتھ کے پہاڑ وادیئے کشمیر کے شمال مشرق  
میں واقع ہیں - کشتوار اور کرگل کے درمیان لونگن  
کشمیر و گلگت کے مابین برزل اور کمری بل - بلتستان و  
گلگت کے مابین سٹیک پیلا - ساری سنگر - الم پیلا - اسکرو  
اور لدخ کے درمیان چورہٹ اور کشمیر و دراس کے  
درمیان زو جبال :

درے کشمیر و جموں کے درمیان باہمال - موہو - گلاب  
گڑھ - کونسرن ناگ - بدل - کشمیر و پونچھ و بھمبر کے مابین  
برام - گلا لدخ و ترکستان مستغ یا قراقرم کشمیر و گریز  
کے درمیان راج و منگن کشمیر و گلگت کے درمیان

برزیلا - کشتوار و کرگل کے مابین بڑہ کل - پنسیا  
کلیشیر - یعنی برفانی میدان بالٹورو - دیا میر - ناٹکا پرہٹ  
اور کیلاس کے قریب چوکو لنگ - ماگاں - ٹے پوگاں -  
بیوس - اچوری گاں - اسکروو کے شمال میں کیروگاں کے  
میدان پنج بشتہ ہیں :

جھیلیں ڈل - آچار - مانس بل - کونسرن ناگ - خیشم  
ناگ - تار سر - ہوکر سر وادیئے کشمیر میں واقع ہیں -  
اور پٹالنگ تھانڈیٹ - ٹینگ کاٹک - سوموری - وک  
رنگ لدخ و پاسین میں گرم پانی کی جھیل ہے -  
اور علاقہ جموں میں مانس - سروین سر اور کنڈ کیلاس  
چھوٹی چھوٹی جھیلیں واقع ہیں :

چٹے یا مٹے دیری ناگ - انت ناگ - مٹن - اچہرل -  
وادیئے کشمیر کے مشہور چٹے ہیں - بلتستان چھوڑن -  
اور لوہرا ملک لدخ میں نیانگ اور چان تھانگ  
گرم چٹے ہیں - ایسا ہی علاقہ جموں میں تہ پانی  
کا چٹہ ہے :

دریا (الف) دریائے اہک جس کو ابابین (ابن)  
اور سندھ بھی کہتے ہیں - کیلاس پرہٹ (واقع چینی  
تبت) سے نکل کر علاقہ ریشو (واقع لدخ) میں  
داخل ہونے کے بعد بلتستان و لدخ میں سے گذرتا ہوتا  
علاقہ گلگت میں داخل ہوکر وہاں سے بونجی اور کیلاس کے



علاقوں کو سیراب کرتا ہوا یاغستان کی راہ مغربی پنجاب اور  
 سندھ کو ملے کر کے بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔  
 علاقہ ریاست میں سے (۱) دریائے ہنسی (۲)  
 دریائے زانشکار (۳) دریائے استور کے چند  
 زبردست معاون اس میں مل جاتے ہیں۔  
 (ج) دریائے چناب جس کو چندر بھاگا بھی کہتے  
 ہیں۔ اس کی ابتدا کوہستان ہیتی کے دریائے چندرا  
 سے ہوتی ہے۔ اور پھر یہ جب وادی لاہول میں  
 سے بھاگا نام دریا کو اپنے ساتھ ملاتا ہوا ریاست  
 چیمہ میں گذرتا ہے تو چندر بھاگا کہلاتا ہے۔ یہ  
 دریا اس ریاست کے علاقہ پاڈر میں داخل ہو کر (۱)  
 بھٹنی ندی کو اپنے ساتھ ملاتا ہوا علاقہ کشوار سے (۲)  
 دریائے مریو آڈون کو اپنے آب میں شامل کر کے  
 اکنور سے ہوتا ہوا علاقہ پنجاب کے ترموں گھاٹ سے  
 جو جھنگ ریل سے آٹھ کوس نیچے واقع ہے (دریائے  
 جہلم میں جا گرتا ہے۔ علاقہ ریاست میں سے مندرجہ  
 ذیل ندیاں اس کی معاونت کرتی ہیں۔ (۱) ٹوی ندی جو  
 کنڈ کپلاس (واقعہ کوہ کپلاس) سے نکل کر چینی کے راستے  
 کئی چھوٹی چھوٹی ندیوں اور نالوں کو ملائی ہوئی جھوں  
 کے نیچے بہتی ہے۔ (۲) منادر ندی جو تھنہ کے پہاڑوں  
 سے نکل کر اپنے کئی معاونوں سمیت راجوری۔ ٹوشہ

اور منادر کے نیچے بہتی ہے۔  
 (ج) دریائے راوی۔ جو ٹو کے پہاڑ سے نکل  
 کر موضع سردار و فاضل شاہ کے نیچے دریائے چناب  
 اور جہلم میں جا ملتا ہے۔ اس میں علاقہ ریاست  
 کی اچھ ندی جو رام گھر کے جنوبی پہاڑوں سے  
 نکلتی ہے۔ مع اپنے کئی معاونوں کے شامل ہو  
 جاتی ہے۔

(د) دریائے جہلم جس کو بہت اور وٹشا بھی  
 کہتے ہیں۔ وہ اتر ویری ناگ (واقعہ کشمیر) کے چٹوں  
 سے نکل کر وادی کشمیر میں ہوتا ہوا بارہ مولا کے  
 پاس دو طرفہ پہاڑوں کی دیواروں میں داخل ہو کر  
 راستے کی کئی ندیوں کو لیتا ہوا مظفر آباد سے دریائے  
 کش گنگا کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے (اسی سے اس مقام  
 کو دو میل کہتے ہیں) اور پھر کوہار سے ہوتا ہوا پاکستانی  
 علاقہ میں ترموں گھاٹ پر چناب سے مل جاتا ہے۔ (۱)  
 دریائے لمودری یا برالدو شیشرم ناگ جھیل سے نکل کر  
 جہلم میں جا گرتا ہے۔ اور (۲) دریائے یوشو جو کونر ناگ  
 سے نکلتا ہے۔ راستے میں رتی آبرہ وغیرہ کئی معاونوں کو  
 لیتا ہوا قصبہ بیج بہارہ کے نیچے دریائے جہلم سے  
 مل جاتا ہے۔  
 (۳) دریائے گنگا۔ چٹا پتھر سے نکل شہر سرنگر (کشمیر)



میں ہی مل جاتا ہے (۴) نالہ سندھ امر ناتھ سے مل کر شادی پور کے نیچے جہلم میں جا گرتا ہے (۵) کشن گنگا کوہ ہرکھ کے شمال اشنہ سر جھیل سے نکل کر دو میل (مظفر آباد) میں سے مل جاتا ہے :

دائرہ یا فاصل آب (۱) کوہستان کیون بن اور قراقرم لداخ بلتستان اور گلگت کے دریاؤں کو اور کوہ قراکاش یا ر قند کے دریاؤں کو (جو ترکستان میں بہتے ہیں) جدا کرتا ہے :

(۲) کوہستان سوات و یاسین دریا کے ایک کوہ دریا کے کابل سے جدا کرتا ہے :

(۳) سلسلہ کوہستان نوکن (جو پستی لاہول) زلنکار امر ناتھ اور برزیلا تک چلا گیا ہے (یہ دراصل کوہ ہمالیہ کی شمالی دیوار ہے) جہوں اور کشمیر کے دریاؤں کو ملک لداخ کے دریاؤں سے جدا کرتا ہے :

(۴) سلسلہ کوہ ہرکھ تراگ مل اور گجناک جہلم کو کشن گنگا سے جدا کرتا ہے :

(۵) سلسلہ کوہ کیلاس اور شیو جی دھار جو چمبہ کے پہاڑوں سے ملتا ہوا ہے - دریا کے رادی اور چناب کے درمیان فاصل آب ہے :

(۶) سلسلہ بانہال و پیر پنجال جہلم کو چناب سے جدا کرتا ہے :

### سب دریا مشہور قصبہات

(دریا کے ایک پر) ڈوڈا - نیو - مایہ کڈوک پشی لہ یا لداخ بازگو - اسکرودو - روندو - بونجی - (دریا کے شیوق پر) خیلو (دریا کے گلگت پر) یاسین - ہونزا - کرگل :

(دریا کے چناب پر) کشنوار - ڈوڈا - رام بن - یاسی - ڈیرہ - اکنور (جہوں لوی پر) دودر - چینی - جہوں - دریا کے رادی پر) بسوٹی - کھوہ (دریا کے اچھ پر) بلا دار - جسروٹ - (دریا کے جہلم پر) ویری ناگ - شاد آباد - انت ناگ - بیج بہارہ - دانٹی پور - پان پور - سری نگر - شادی پورہ - سنبل - سو پور - بارہ مولا - اڑی - چوکوٹی - کھائی - دوپٹہ سہیاں - دو میل اور مظفر آباد - (دریا کے کشن گنگا پر) گریز اور شادوا و مظفر پور کے قصبے آباد ہیں :

سطح سمندر سے مشہور مقامات کی بلندی

رام نگر ۲۷۰۰ فٹ - راجوری ۳۰۹۴ - پونچھ ۳۳۰۰ - کشنوار ۳۰۰۰ - بھدرہ ۵۴۲۰ - سری نگر ۵۲۳۵ - گلگ ۵۵۰۰ - سونہ مرگ ۸۶۰۰ - اسکرودو ۷۵۰۰ - کرگل ۸۷۸۷ فٹ - لہ ۱۵۸۰ فٹ - گلگت ۸۴۸۰ فٹ - جہوں ۱۳۰۰ فٹ :



10

۱۲۵۲ قمری ۱۲۸۵

+ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय  
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय  
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

۱	۲	۳	۴
۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴
۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲
۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۶۵	۶۶	۶۷	۶۸
۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶
۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۸۱	۸۲	۸۳	۸۴
۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۸۹	۹۰	۹۱	۹۲
۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

۱۰۰

[illegible]



تبت

خاکه راست جبر

۱۰۰ ۵۰ ۱۵

پیمان بحدیب انگریزی

نشان نوری بر صدف صوفی

چراغ شمس و کس لایحه یا تمام عید انگریزی

